رجسٹرڈ ایل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱

جلد ۱ | ۲۷ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۶۶ ھ | ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱




## اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

# پناہ گزین

نوائے وقت ۱۷ ستمبر میں "سرراہے" کے زیر عنوان سرحدی علاقہ کے دورہ کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس کو پڑھ کر ہمیں مسرت ہوئی ہے۔ کہ پاکستان حکومت پناہ گزینوں کو نہ صرف ہر طرح سے آرام سے رکھتی ہے۔ بلکہ عام شہریوں سے بھی زیادہ ان کی خاطر تواضع کے سامان مہیا کرتی ہے۔

یہ حالات اگرچہ "سرراہے" کے عنوان کے نیچے درج کئے گئے ہیں۔ مگر ہمیں ان کی سچائی میں ذرا بھی شبہ نہیں۔ کیونکہ یہ حالات خود ایڈیٹر "سرراہے" کے چشم دید ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ مزاح میں بھی وہ کبھی حقائق کے خلاف باتیں کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

"اسی دوران میں واہ میں غیر مسلم پناہ گزینوں کا کیمپ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا۔ مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں کے کیمپوں کی حالت سب پر ظاہر ہے نہ راشن کا انتظام نہ طبی امداد کا ہزاروں بچے اور عورتیں رات کو آسمان کی چھت تلے فرش زمین پر سوتے ہیں۔ ان کی امداد اور دیکھ بھال کے لئے کوئی عملہ نہیں مگر واہ کے کیمپ میں پناہ گزینوں کی امداد کے لئے جو ہندو سکھ سٹاف مقرر ہے اس کی تنخواہ ہی کابل میں ہزار روپیہ ماہوار ہے۔ کیمپ کمانڈر ایک ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ جیل ہیں۔ جنہیں پنشن کے علاوہ بارہ سو روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔

پھر آپ نے لکھا ہے کہ

اس کیمپ میں پناہ گزینوں کو آٹھ چھٹانک فی کس روزانہ آٹا ملتا ہے۔ مگر کمانڈر کو یہ شکایت تھی۔ کہ یہ راشن کم ہے ....

آٹے کے علاوہ ہر پناہ گزین کو دال تازہ سبزی اور گھی دیا جاتا ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو گورنمنٹ براہ راست مہیا کرتی ہے۔ ان کے علاوہ کمانڈر کو تازہ پھل، پھلوں کے رس، خشک میوے اور کوکا کولا وغیرہ خریدنے کی اجازت ہے۔ اور یہ سامان تعیش فراخ دلی کے ساتھ خریدا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا بل بھی حکومت مغربی پنجاب ادا کرتی ہے۔

سب سے دلچسپ لطیفہ یہ ہے کہ تین ہزار روپے کا ایک بل ابھی تک ایک جھگڑے کا موضوع بنا ہوا ہے۔ کمانڈر کو یہ اصرار ہے کہ حکومت یہ بل ادا کرے .. یہ بل پوڈر اور لپ سٹک کے متعلق ہے۔"

پھر آپ نے ایک نظارے کا حال اس طرح بیان کیا ہے:۔ "راولپنڈی سے پشاور جاتے ہوئے ہم نے ایک اور نظارہ دیکھا۔ مشرقی پنجاب کی وہ سڑکیں بھی ہم نے دیکھی ہیں۔ جہاں پر دو سو گز فاصلے پر چند مسلمانوں کی لاشیں گدھوں کے لئے سامان ضیافت بنی نظر آتی ہیں۔ لاہور سے راولپنڈی تک ہمیں کوئی غیر مسلم زخمی بھی دکھائی نہیں دیا۔ جہلم میں سکھ حسب معمول کاروبار میں مصروف تھے۔ بلکہ اس جگہ جس پمپ سے ہم نے پٹرول حاصل کیا۔ اس کا مالک بھی سکھ تھا۔ راولپنڈی میں بھی ہزاروں سکھ اپنے کاروبار میں مصروف تھے۔ راولپنڈی سے پشاور جاتے ہوئے ہماری موٹر اٹک کے پل پر روک لی گئی۔ اور سپاہی نے کہا کہ ٹریفک بند ہے۔ وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا فوج نے ٹریفک بند کر رکھا ہے۔ بعد میں نواب سعید اللہ خان سے معلوم ہوا کہ پناہ گزینوں کی ایک ٹرین کی حفاظت کے لئے مردان سے پشاور تک ٹریفک بند ہے۔ پولیس نے میری کار بھی روک لی۔ اور کسی صورت میں اسے آگے جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہ تھی اتفاق سے ایک بریگیڈیر صاحب ادھر آنکلے اور ان کی مداخلت سے میں پشاور پہنچا ہوں۔"

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان میں غیر مسلم پناہ گزینوں کو کس حفاظت اور آرام سے رکھا جاتا ہے۔

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم پناہ گزینوں کی حالت ہر جگہ ناگفتہ بہ ہے۔ ہم نے بچشم خود دو جگہوں میں مسلم پناہ گزینوں کا ہجوم دیکھا ہے۔ ایک قادیان اور دوسرے بٹالہ میں۔ قادیان میں تو خدا کے فضل سے ہماری جماعت کو توفیق ملی ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکا ہے پناہ گزینوں کو آرام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ پکا پکایا کھانا جماعت کی طرف سے تقسیم ہوتا ہے مکانات بھی میسر ہیں۔ اور قادیان میں جو کچھ میسر ہو سکتا ہے غربا کی خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے ابھی تک ان غریب بے پناہ پناہ گزینوں کی طرف ذرا توجہ نہیں کی۔ اہل قادیان نے اناج کے تمام ذخیرے ان کے لئے وقف کر دیئے ہیں۔ لیکن یہ کب تک کفایت کریں گے۔ وہ اناج جو صرف اہل شہر کی سالانہ ضروریات کے لئے بھی ناکافی تھا ختم ہو رہا ہے۔

قادیان میں تو خیر جو کچھ انتظام ہماری جماعت کر سکی ہے کر رہی ہے۔ مگر بٹالہ کے پناہ گزینوں کی حالت اس قدر بری ہے۔ کہ ان کے تصور سے بھی دل کانپنے لگتا ہے۔ لوگ جانوروں کی طرح بازاروں اور سڑکوں پر دو رویہ اس طرح پڑے ہیں۔ کہ کوئی لاری یا ٹرک گزرتا ہے۔ تو اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر اس حسرت سے نگاہیں اٹھتی ہیں کہ دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ ہم اس غم واندوہ کی داستان کو طویل نہیں کرنا چاہتے۔ ورنہ اگر حقیقت بیان کی جائے۔ تو کوئی آنکھ نہ رہے۔ جس سے خون کے دریا نہ بہہ جائیں۔

ہم پاکستان حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ وہ ان پناہ گزینوں کے معاملہ کی طرف زیادہ متوجہ ہو۔ اور اب تک جو غفلت ہوئی ہے جلد از جلد اس کی تلافی کرنے کی کوشش کرے۔ خاصکر بٹالہ اور قادیان کے پناہ گزینوں کی خبر لینا اس وقت ازبس ضروری ہے۔ اور ان کی حفاظت کے لئے مسلم ملٹری کا ہونا بھی ضروری ہے جبکہ مشترکہ کانفرنس میں فیصلہ ہو چکا ہے۔ تو اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا۔


ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

# قادیان میں تشویشناک حالات

## خطرہ لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہا ہے

لاہور ۲۴ ستمبر۔ لاہور میں جو لوگ قادیان سے عورتوں اور بچوں کے ہمراہ آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خان بہادر نواب محمد دین صاحب باجوہ سابق ڈپٹی کمشنر و سابق ریونیو منسٹر جودھ پور سٹیٹ کا گھر بھی لوٹ لیا گیا۔ جب سکھوں نے محلہ دارالسعة پر حملہ کیا۔ اس مکان کے ایک حصہ پر عزیز احمد صاحب باجوہ سب جج سرگودہ کا قبضہ تھا۔ ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ اور تباہ کر دیا گیا۔ مکان کی محافظہ مشکل سے اپنی جان بچا کر بھاگ سکی کیپٹن عزیز احمد صاحب نے سرگودہا کو ہندوؤں اور سکھوں کی درخواست پر نہیں چھوڑا تھا۔ اور ستمبر کی تعطیلات پر صدر میں حاضر رہے انہوں نے سرگودہ میں احمدی جماعت کی مدد کے ساتھ کئی سکھوں اور ہندوؤں کی جانیں بچائیں۔ جن میں سے ایک لالہ جگت رام صاحب ہیں جو کہ سرگودہا کے مشہور اور لیڈنگ ایڈووکیٹ ہیں۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ جو پناہ گزین قادیان سے لاہور آئے ہیں۔ ان سے مندرجہ ذیل حالات معلوم ہوئے ہیں۔

دو سکھ افسر جن کے ساتھ چند سپاہی بھی تھے بہشتی مقبرہ کو دیکھنے کے لئے گئے انہوں نے بتایا کہ وہ گورداسپور جا رہے ہیں۔ باتوں باتوں میں چند احمدیوں سے انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ ان کے خیال میں وہ قادیان میں کب تک رہ سکنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ جس کا جواب ان کو یہی دیا گیا۔ کہ احمدی اپنے مقدس مقامات کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ وہ کسی حالت میں یہاں سے جانے کو تیار نہیں ہیں۔ معلوم رہے کہ بہشتی مقبرہ وہ مقدس قبرستان ہے۔ جس میں احمدیوں کے مقدس امام کا مزار ہے۔ اور ایسے احمدیوں کے مزارات ہیں۔ جنہوں نے جماعت کی تاریخ میں قابل قدر مذہبی خدمات ادا کی ہیں۔ یہ ان مقامات مقدسہ میں سے ہے۔ جن کو احمدی جان سے بھی عزیز رکھتے ہیں۔ اور خطرات کے اوقات میں پوری پوری حفاظت کرتے ہیں:

حکومت کے بعض افسر شاید اسی وجہ سے خیال کرتے ہوں کہ ناجائز اسلحہ اور ایمونیشن وہاں چھپا رکھا ہوگا تاکہ ضرورت کے وقت کام آ سکے۔ اس نقطہ نظر سے یہ اغلب ہے۔ کہ ان سکھ افسروں نے اس جگہ کا ملاحظہ اسی خاص غرض کے لئے کیا ہو۔ اور ان کا یہ سوال کرنا کہ احمدی کب تک قادیان میں رہنے کی طاقت رکھتے ہیں اسی وجہ سے ہو کہ وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہوں کہ احمدی کس قدر استقامت رکھتے ہیں۔

گورداسپور کے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے قادیان کا دورہ کیا۔ جس کے ساتھ بہت سی پولیس تھی۔ اس نے احمدیہ جماعت کے نمائندوں کو بلایا اور انہیں کہا کہ تمام بغیر لائسنس ہتھیار اور ایمونیشن پیش کر دیئے جائیں۔ نمائندوں نے ان سے کہا کہ ان کے پاس کوئی ناجائز اسلحہ اور ایمونیشن نہیں ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا کہ میرا مطلب آپ سے جو نمائندے ہیں نہیں ہے۔ بلکہ جماعت کے عام افراد سے ہے نمائندوں کو چاہیئے کہ ان کو بغیر لائسنس کے اسلحہ اور ایمونیشن پیش کرنے کے لئے آمادہ کریں جو ان کے قبضہ میں ہو جب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس طرح کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ تو اس نے کہا کہ وہ دوسرے ذرائع استعمال کرے گا۔ اس نے دھمکی دی۔ کہ حکام کے پاس ایسے آلات ہیں جن کے ذریعہ سے وہ مدفون ہتھیاروں کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اس وقت یہ بات احمدیوں پر سخت گراں گزری۔ نمائندوں نے اسے بتایا کہ وہ اپنے لوگوں سے کہہ دیں گے۔ کہ اگر ان کے پاس ایسے ہتھیار یا ایمونیشن ہوں تو وہ پولیس یا ملٹری کے حوالے کر دیں۔

یہ ظاہر ہے کہ ایسی ہدایات کا پبلک پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ خاصکر جب ان کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ قانون شکنی کے خلاف ان کی حفاظت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ سوائے اس کے جو وہ خود اپنے دفاع کے لئے کر سکیں۔

۲۳ ستمبر قادیان میں دن کو بھی کرفیو لگایا گیا۔ اور اس عرصہ میں پولیس نے تلاشیاں لیں۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو امام جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے لڑکے ہیں اور تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل بھی ہیں کے مکان کی بھی تلاشی لی گئی۔ ملک عمر علی صاحب جو ضلع ملتان کے چوٹی کے احمدی زمیندار ہیں ان کے مکان کی بھی تلاشی لی گئی۔ دونوں جگہوں میں کوئی قابل اعتراض اشیاء نہ ملیں۔ یہ معتبر خبر ہے کہ پولیس نے جب ان مکانات کی تلاشی لی۔ تو وہ اپنے ساتھ ۱۹ آدمیوں کو جو وہاں موجود تھے لے گئی۔ پولیس نے محلہ دارالشکر کی بھی رات کو تلاشی لی۔

جس بازار میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی دوکانیں ملی جلی ہیں رپورٹ ہے کہ وہاں ایک مسلمان کی دوکان سکھوں اور ہندوؤں نے لوٹ لی ہے۔ اور سکھ پولیس دیکھتی رہی۔ اور کچھ نہ کیا۔ ہندو اور سکھ گلیوں میں آزادانہ طور پر پھرتے ہیں۔ جب اس دوکان کے لوٹے جانے کی اطلاع پولیس چوکی کے افسر انچارج کو دی گئی۔ تو وہ موقعہ پر گیا جس کے ہمراہ ایک اور پولیس افسر بھی تھا۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے کچھ مال مسروقہ برآمد بھی کیا۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ ہولناک خبر یہ ہے کہ بعض سکھ پولیس کے سپاہی پناہ گزین لڑکیوں کو اٹھا کر لے گئے اور ان کی بالجبر بے عزتی کی۔ یہ عورتیں بعد میں نہایت بری حالت میں پائی گئیں۔

مندرجہ ذیل وہ واقعات ایسے ہیں جن میں سکھ سپاہیوں نے مال لوٹ لیا۔

الف۔ پانچ یا چھ سپاہی ایک بوٹ فروش کی دوکان پر آئے۔ اور ان میں سے ہر ایک دو یا تین جوڑے اٹھا کر لے گیا۔

ب۔ ایک شخص مسمی اللہ دتا ارائیں نے نانک کشمیری سے ٹٹو خریدا۔ یہ ٹٹو اس سے چھین کر سکھوں کے حوالے کر دیا گیا۔ کئی گھروں سے ہزاروں روپے کی مالیت کے زیورات لے جائے گئے ہیں۔

ہندوؤں اور سکھوں کے مکانوں پر چاک سے نشان لگا دیا گیا ہے تاکہ بچائے جا سکیں۔ سیالکوٹ کے اللہ رکھا احمدی نے رپورٹ دی۔ کہ اتفاقاً وہ ایک سکھ سے ملا جو ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ تین ہزار سکھ پناہ گزین لایا ہے۔ جنکو وہاں مسلمانوں نے کوئی تکلیف نہیں دی۔ بلکہ اس کے برخلاف ان کی امداد کی۔ اور مہمان نوازی کی۔

سید محبوب عالم صاحب کلرک محاسب کئی دن سے غائب ہیں۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ قادیان سے آمدہ اطلاعات ظاہر کرتی ہیں۔ کہ وہاں اب ایسی اندھیر گردی ہو رہی ہے۔ کہ دن کو بھی کرفیو لگایا جاتا ہے۔ اور پولیس کی اس سے غرض یہ ہے۔ کہ وہ گھروں کی تلاشیاں کر سکے۔ جماعت احمدیہ کے لیڈروں کے مکانوں کی تلاشیاں لی گئی ہیں۔ مگر کوئی قابل اعتراض اشیاء برآمد نہیں ہوئیں۔ محلہ دارالشکر قادیان میں رات کے وقت بھی تلاشی لی گئی۔ سکھ پولیس میں بعض نوجوان پناہ گزین عورتوں کو اٹھا کر لے گئے۔ اور ان کی بالجبر بے عزتی کی۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ یا تو پولیس جو یہاں متعین کی گئی ہے۔ اس پر کسی کا قابو نہیں رہا۔ اور یا پھر اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ دیدہ دانستہ قادیان کے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ اگر وہ رکاوٹ کریں۔ تو اس بات کو بہانہ بنا کر ان پر زیادہ سے زیادہ سختیاں کی جا سکیں۔ پولیس کے سامنے لوٹ کھسوٹ کی جاتی ہے۔ یہاں حالات ایسے خطرناک ہو گئے ہیں۔ کہ جو فوری توجہ کے محتاج ہیں۔ اگر مشرقی پنجاب کے حکام کے اعلانات اپنے پیچھے سچائی رکھتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کو بالجبر نکالنا نہیں چاہتے۔ تو ان کو فوراً انتظامی قدم اٹھانا چاہیئے۔

رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیان کے حالات اس قدر نازک ہو گئے ہیں۔ کہ ان کا تقاضہ ہے۔ کہ عورتوں اور بچوں کو فوراً نکالا جائے۔ حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ لوگوں کو وہاں سے نکال لینے کا جلد از جلد انتظام کرے۔

مشرقی پنجاب کی حکومت نے بارہا اعلان کئے ہیں۔ کہ مسلمان شہریوں کا اخراج ان کی پالیسی میں داخل نہیں ہے۔ لیکن ان کی یہ پالیسی جس صورت میں عملاً ظاہر ہو رہی ہے اس کا اندازہ ان واقعات سے لگایا جا سکتا ہے جو قادر آباد میں ہوئے ہیں۔ جو قادیان ہی کا ایک حصہ ہے اور جو اس جگہ کے قدیم مغل خاندان کے مزارعوں سے آباد ہے۔ موجودہ خطرات کی وجہ سے عورتوں اور بچوں کو وہاں سے نکال دیا گیا تھا لیکن مرد ابھی اپنے گھروں میں مقیم تھے۔ پولیس نے ان کو حکم دیا۔ کہ وہ اس جگہ کو خالی کر دیں اور کہا کہ چونکہ عورتیں اور بچے یہاں سے نکل چکے ہیں۔ اس لئے حکام سمجھتے ہیں۔ کہ یہ جگہ خالی ہو چکی ہے۔ اور اس لئے اب یہاں مشرقی پنجاب کے سکھ پناہ گزینوں کو آباد کیا جا سکتا ہے

# قادیان سے ایک مخلص دوست کا خط

## بنام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سیدنا ہم نے یہ سنا ہے کہ حضور کو قادیان کے متعلق بڑی تشویش اور فکر ہے اور یہ کہ حضور اس قدر کوشش اور محنت قادیان کے لوگوں کے لانے کے متعلق کر رہے ہیں کہ کسی وقت کا کھانا بھی آپ وقت پر اور آرام سے نہیں کھا سکتے اور حضور کا ہر وقت کا کھانا قریباً باسی ہو جاتا ہے۔

میرے آقا۔ بے شک آپ جس مقام پر ہیں۔ آپ کی یہی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ شفیق باپ کو اپنے بچہ سے ہی محبت ہوتی ہے۔ مگر میرے آقا آپ زیادہ فکرمند اور غمگین نہ ہوں۔ اللہ کی تائید اور نصرت آخر اپنے پورے نشان کے ساتھ ہمارے لئے آسمان سے نازل ہو رہے ہیں دنیا کی کوئی طاقت قادیان کو تباہ نہیں کر سکتی اور قادیان کی حفاظت کے ساتھ ہماری حفاظت بھی وابستہ ہے انشاء اللہ تعالےٰ ہم بالکل محفوظ رہیں گے میرے آقا میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں اس کی بنیاد صرف ایمان اور اعتقادی لحاظ سے آیندہ کے خدائی وعدوں میں ہی نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد ان نشانات پر ہے جو ہم روزانہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

(۱) ۲۶ اگست تک حضور کی رویا کے مطابق شدید طور پر آگ کی لڑائی جاری تھی۔ اور آگ اپنی پوری شدت کے ساتھ قادیان کے قریب تر آ رہی تھی۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنے فرشتوں کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ یا نار کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراہیم۔ کہ اے آگ بجھ اب تیرے آگے ابراہیم کا مقام آگیا ہے اب ٹھنڈی ہو جا۔ چنانچہ ۲۷ اگست کو زبردست بارش ہو گئی۔ جس کے بعد آگ کی لڑائی ختم ہو گئی۔ اور اللہ تعالےٰ کا ایک زبردست اور عظیم الشان نشان ظاہر ہوا۔

(۲) ۱۱ ستمبر کو دشمن نے حملہ کی تیاری کی اور اللہ تعالےٰ نے بارش کے ذریعہ اسے روک دیا۔ اور اس کے بعد ہر دوسرے دن جبکہ اس وقت جبکہ حملہ کی اطلاعیں آتی تھیں۔ اللہ تعالےٰ بارش کے ذریعہ اسے پس پا کر دیتا رہا ہے۔

(۳) "میں تیرے دشمنوں میں پھوٹ ڈال دوں گا" اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی علامات ہم روزانہ دیکھ رہے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ارد گرد کے دیہات میں لوٹ مار کے مال پر جھگڑے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ تلونڈی میں دو تین خون ہو گئے ہیں۔ اس طرح باقی دیہات سے بھی کسی نہ کسی جھگڑے کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ آج صبح ایک خادم نے سنایا کہ ہم قادر آباد کے قریب سے ایک مکان سے سامان لینے گئے تھے۔ دیکھا کہ قادر آباد میں سکھ خود خود اس کو جلا کر سنگرام میں رہے تھے۔ ہم نے جاکر پوچھا کہ جل رہے کیوں نہیں چلاتے۔ تو کہنے لگے کہ ہم نے یہاں کہاں سے بیٹھنے ہیں۔ ہم کو تو سکھ گاؤں میں بیٹھنے بھی نہیں دیتے ایسا ہی ٹھیکری والا گاؤں والوں نے سکھ پناہ گزینوں کو گاؤں سے نکال دیا تھا پولیس والوں نے جاکر پھر بٹھایا انہوں نے پھر نکال دیا۔ غرض اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں۔ قادیان کے ہندو بھی اب ہراساں ہوئے جاتے ہیں۔

(۴) **قسم ہے اس خدا کی جس نے قادیان کو اشاعت اسلام کا مرکز بنایا ہے۔** ہماری وہ رات جو پہرہ پر گزرتی ہے۔ اس دن سے زیادہ پرسکون ہوتی ہے۔ جو گھر میں گزرتا ہے ہمارے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ رات لمبی ہو جائے۔ اور دن کم ہو جائے۔

رات کو ہم پہرہ دار خدا کے وعدوں کا ذکر کرکے اور موجودہ نشانات کو یاد کرکے اپنے دلوں کو نہایت مضبوط اور طاقتور بنا لیتے ہیں اور وہ تمام بد اثر جو گنوائے میں باری نہ آنے کی وجہ سے بعض کمزور لوگوں کی طرف سے پیدا ہوتا ہے اس سے بچنا اور مقابلہ کی طاقت اپنے اندر پیدا کر لیتے ہیں۔

(۵) سب سے بڑا نشان جس کی نظیر ملنی ناممکن ہے۔ یہ ہے کہ ابھی تک باوجود کوشش کے قادیان میں دو ڈھائی ہزار دونوں کی تعداد میں مسیح سکھ سارا دن پھرتے ہیں گر سبھی خلاف اپنے مسیح پاک کو وعدہ دیا تھا نصرت بالرعب وہ کسی دشمن کے دل میں حوصلہ نہیں پیدا ہونے دیتا کہ وہ کوئی ادنیٰ سا واقعہ بھی کر سکے۔ حالانکہ کوئی بڑے سے بڑا شہر یا علاقہ جس کو دشمن نے خالی کرانے کی کوشش کی ٹھہر نہیں سکا۔

(۶) **چکی پھرے گی اور قضاء قدر نازل ہو گی۔** یہ پیش گوئی بھی اگر موجودہ وقت کے لئے سمجھی جائے تو اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر ہو چکی ہے۔ آج ہماری حالت بالکل ان دانوں کی طرح جو چکی کے گالے میں پڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے اردگرد کا تمام علاقہ پس چکا ہے۔ اور دشمن نے ہمارے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے کوئی سمت بھی ایسی نہیں۔ جو مرکز قادیان سے ۳ میل دور تک آزاد ہو۔ مگر جیسا کہ خدا کے وعدے ہیں۔ انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے اور ہم خدا کے فضل سے بالکل محفوظ رہیں گے اور دشمن تباہ ہو گا۔

(۷) یہ موجودہ تکلیف اور مصیبت جماعت کو ایک عظیم الشان ترقی دینے کے لئے پیدا کی گئی ہے نہ کہ جماعت کو تباہ کرنے کے لئے۔ عورت کو فطرتی طور پر شدید ترین خواہش بچہ کے لئے ہوتی ہے مگر بچے کے حاصل کرنے کے لئے اسے دردِ زہ کی تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے اس تکلیف کے بعد ہی اسے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور حاصل ہوتا ہے۔ آج ہم پر بھی دردِ زہ کا وقت ہے جو خدا کے فضل سے انشاء اللہ جلد گزر جائے گا۔ اور اس کے بعد ہمارا خوبصورت اور عظیم الشان بچہ جس کا وعدہ خدا تعالےٰ کی طرف سے دیا جا چکا ہے ہمیں عطا کیا جائے گا۔

میرے آقا آپ زیادہ فکرمند نہ ہوں خدا آپ کو کبھی ناکام نہیں کرے گا۔

ہمارا پیارا مرکز جس پر ہماری امیدیں وابستہ ہیں۔ کبھی ہم سے چھینا نہیں جائے گا۔ وہ غیور خدا کبھی ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ شخص جس نے اپنی ساری زندگی اس خدمت کے لئے صرف کر دی ہو مرنے کے بعد وہ اسے دشمن کے حوالے کر دیگا یہ ہرگز نہیں ہو گا۔ اور یہ بھی ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جن مقامات پر خدا کے نبی نے رو رو کر دعائیں کی ہوں اور جس جگہ پر خدا سے ہم کلام ہوا ہو۔ ان جگہوں کو خدا مشرکوں کے قبضہ میں دے دے گا یہ ہرگز نہیں ہوگا نہیں ہوگا اور نہیں ہوگا۔

حضور کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا

حضور ہماری استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایک مخلص دوست از قادیان)

---

# اپنے آپ کو تیار کرو

## ان کامیابیوں کیلئے جو فرشتے لئے ہوئے کھڑے ہیں

### حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد

لاہور ۲۶ اگست آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جامع مسجد بیرون دہلی دروازہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:-

حضور نے فرمایا۔ موجودہ مصیبت ہمارے لئے رحمت کا موجب بن سکتی ہے بشرطیکہ ہم ہر طرح کی مشکلات کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کریں۔ اور ہمارے اندر قربانی کی سچی روح پیدا ہو جائے۔ اور ہم سچائی پر قائم ہو کر اللہ تعالےٰ کی حقیقی معرفت اپنے اندر پیدا کر لیں۔ اگر ہم حقیقی احمدی بن جائیں اور اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کر لیں تو گھبرانے کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ابھی بارہ مہینے نہیں گذر یں گے کہ تمہاری طاقت اور شوکت پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ ہو جائے گی دنیا کی تاریخ یہ بتاتی ہے۔ کہ اس قسم کے فسادات لمبے عرصہ تک نہیں رہا کرتے اور ظالم ضرور سزا پایا کرتے ہیں۔ پس تمہیں ان مصیبتوں پر رونے کی بجائے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے۔ ان کامیابیوں کے لئے جو تمہارے لئے فرشتے لئے ہوئے کھڑے ہیں۔ (مفصل آیندہ)

# ان صلح کانفرنسوں سے فائدہ؟

(از جناب ملک احمد حسن صاحب سابق ایڈیٹر دور جدید لاہور)

ہندوستان اور پاکستان ہر دو مملکتوں میں امن کی بحالی اور صلح و آشتی کی فضا پیدا کرنے کی خاطر جن کانفرنسوں کا سلسلہ جاری ہے ان میں سے ایک ۲۰ ستمبر کو دہلی میں منعقد ہوئی۔ گزشتہ ایک ماہ سے ایسی کانفرنسیں تواتر کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ اور اگر بدقسمتی سے حالات کی کیفیت اسی طرح قائم رہی۔ تو صلح کانفرنسوں کا یہ سلسلہ نہ معلوم کب تک جاری رہے گا۔

ہمیں تسلیم ہے کہ باہمی اختلاف و فساد کے رفع کرنے اور صلح و امن قائم کرنے کا ایک ضروری اور لازمی طریق یہ بھی ہے کہ فریقین ایک مجلس میں جمع ہو کر باہمی گفت و شنید کے ذریعے رفع اختلاف و فساد کی کوشش کریں۔ لیکن اس بات کو ہر شخص تسلیم کرے گا۔ کہ باہمی گفت و شنید کے ذریعے مجوزہ کی کوشش ایک ابتدائی طریق کار ہے اور اگر اس کا کوئی مفید اور واقعی نتیجہ برآمد نہ ہو تو دفع فساد کے لئے کوئی اور طریق اختیار کرنا چاہیئے۔

قارئین الفضل کو یاد ہو گا کہ اس سلسلے کی پہلی کانفرنس ۱۷ اگست کو انبالہ میں منعقد ہوئی تھی۔ جس میں ہر دو مملکتوں کے وزرائے اعظم مشرقی اور مغربی پنجاب کے گورنر معہ وزراء ہندوستان کے ڈیفنس منسٹر سردار بلدیو سنگھ اور ڈپٹی سپریم کمانڈر وغیرہ تمام اعلیٰ انتظامی افسروں کے علاوہ سکھ قوم کے ”دل“ ماسٹر تارا سنگھ اور ”دماغ“ گیانی کرتار سنگھ بھی شریک ہوئے۔ اور ہر دو مملکتوں کے جملہ امورات مہمہ کے ان ارباب حل و عقد اور سکھ قوم کے ان صاحبانِ اختیار نے تمام حالات گذشتہ و حال پر غور کر کے اور مستقبل کے حالات کا اندازہ کرنے کے بعد جو فیصلہ کیا وہ یہ تھا۔

(۱) انتقالِ اقتدار کے باعث مشرقی و مغربی پنجاب میں خطرناک فساد اور تباہی کا سلسلہ جاری ہے

(۲) ہماری حکومتوں کا سب سے اہم اور پہلا فرض یہ ہے کہ ہر دو علاقوں میں قانون اور امن کی بحالی کی کوشش کریں۔

(۳) اس لئے اس کانفرنس نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ قانون شکنی اور قیامِ امن کے اس ہنگامہ کو ختم کرنے کے لئے وہ ہر وہ طریق اختیار کیا جائے جو ہمارے لئے ممکن ہو۔

یہ کانفرنس ۱۷ اگست کو ہوئی اور ختم ہو گئی لیکن اس کے بلند بانگ دعاوی اور مفید عزائم کا نتیجہ کیا نکلا۔ اس کے جواب میں اگر ہم افسوس کے ساتھ یہ کہہ دیں کہ صفر۔ تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ کیا یہ درست نہیں کہ اس کانفرنس (اور اس قسم کی کئی کانفرنسوں) کے انعقاد کے باوجود قتل و سلب و نہب کی جو مہم جاری تھی اس میں ایک شمہ برابر بھی فرق نہیں پڑا۔ بلکہ برابر کے جا رہے ہیں۔ پناہ گزینوں کے کیمپوں۔ قافلوں اور ان کی گاڑیوں پر مسلح حملوں کا جو سلسلہ جاری تھا۔ وہ بدستور جاری ہے۔ جائدادوں کو لوٹنے مقبوضوں کو تباہ کرنے اور غارت گری کے تمام سامان جس طرح پہلے ہم تھے اسی طرح اب بھی ہیں۔ گویا صلح۔ آشتی۔ امن اور قانون کی بحالی کے لئے صلح کانفرنسوں کے ساتھ ساتھ فساد۔ بد امنی۔ تباہ گری اور قانون شکنی کا بھی ایک سلسلہ جاری ہے۔ انتہا یہ کہ اس سلسلے کی تازہ ترین صلح کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ لیکن اسکے نتیجہ ... کہ امن شکن کاروائیاں بدستور جاری ہیں۔ گویا جن حالات و واقعات کے درمیان ۱۷ اگست کو انبالہ میں کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ وہ حالات و واقعات اپنی پوری شدت بلکہ زیادہ شدت کے ساتھ اس آخری کانفرنس کے موقع پر بھی موجود ہیں سوال یہ ہے کہ جب متواتر تجربات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ کہ ان صلح کانفرنسوں نے صورت حالات میں قطعاً کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔ بلکہ حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں تو ان کی اصلاح احوال اور حسن سلوک کا کوئی اور طریق کیوں نہیں سوچا جاتا؟

حاذق طبیب کا قاعدہ ہے۔ کہ جب مرض کے دفعیہ کے لئے ایک نسخہ کارگر نہیں ہوتا۔ تو مناسب غور و خوص کے بعد وہ دوسرا نسخہ بدل دیا کرتا ہے۔ اگر ہماری قوم کے نبض شناس دیکھ رہے ہیں کہ بدامنی اور فساد کا یہ مرض صلح کانفرنسوں کے نسخہ سے دور ہونے میں نہیں آتا۔ تو وہ اس کے مداوا کے لئے چارہ گری کی کوئی اور تدبیر کیوں نہیں کرتے۔

نہ معلوم ان کانفرنسوں میں کسی نے یہ سوال پوچھا ہے کہ نہیں کہ صاحبان ہمیں یہ تو بتایئے کہ قانون شکن گروہ کی یہ غارت گرانہ سرگرمیاں جو گزشتہ ایک ماہ سے پنجاب کی امن پسند آبادی کے خلاف جاری ہیں۔ اگر ان کا رخ خود حکومت کی طرف ہو جائے وہ حکومت کے ارباب و عمال کو قتل کرنے لگیں۔ حکومت کے خزانوں پر حملہ کر کے انہیں لوٹنا شروع کر دیں۔ حکومت کے دوسرے اداروں پر حملہ کر کے انہیں تباہ و برباد کرنا شروع کر دیں تو کیا حکومت ان کے خلاف بھی کارروائی کرنے میں اسی طرح بے بسی کا اظہار کرے گی جس طرح وہ اب کر رہی ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ امن شکن لوگ حکومت کے سرکاری ملازموں کو قتل عام شروع کر دیں۔ جس طرح وہ اب کر رہے ہیں۔ اور حکومت کچھ نہ کرے۔ یا نہ کر سکے کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ حکومت کے خزانے لوٹ لیں۔ دفاتر کو آگ لگا دیں۔ سرکاری اداروں کو تباہ کر دیں۔ اور حکومت صرف یہ کہنے پر اکتفا کرے۔ کہ حکومت اپنی طرف سے ہر طرح کوشش کر رہی ہے لیکن وہ ایسے ... اور غنڈوں کو غارت گری سے نہیں روک سکتی۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتی اور یقیناً نہیں کر سکتی تو موجودہ حالات میں ان کی خاموشی اور بظاہر ناچارگی سے ہم اس کے سوائے اور کیا نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حکومتیں اس قتل و غارت پر جان بوجھ کر خاموش ہیں اور مجرمانہ تغافل سے کام لے رہی ہیں۔ اور ان کی نیت بخیر نہیں لیکن اگر یہ کانفرنسیں کرنے والے بحالی امن و قانون کے متعلق اپنے دعووں میں مخلص ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ انصاف و انسانیت کے نام پر نہ سہی مصلحت، عقل اور دور اندیشی کے اقتضاء کے ماتحت ہی قتل و غارت کو بند کرا دیں۔ کیونکہ انجام کار اس صورت حال سے دونوں ہی کا نقصان ہو گا۔

اگر وہ دل کے ساتھ امن و امان چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ فوراً ہوائی جہازوں کے ذریعے فساد زدہ علاقوں میں اس امر کا اعلان مشتہر کر دیں۔ کہ سب لوگ اپنے اپنے گاؤں اور بستیوں میں رہیں۔ جتھوں کی صورت میں مجتمع نہ ہوں اگر ایسا ہوا تو اور دیکھ بھال کرنے والے جہاز نے کوئی جتھہ دیکھ پایا۔ تو اس پر بلا تکلف بم باری کی جائے گی۔

اگر حکومت اس امر کا اعلان عام کر دے اور قانون شکن افراد کے دل میں اس بات کا پختہ یقین کر دے کہ حکومت اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کا عزم رکھتی ہے۔ تو لوگ خلاف قانون جتھہ بازی کرنے سے باز آ جائیں گے۔ جس کا لازمی اور خوشگوار نتیجہ یہ ہو گا کہ پناہ گزینوں کے کیمپوں قافلوں اور ٹرینوں پر منظم اور مہیب حملوں کا سلسلہ رک جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ حکومت کے ارباب حل و عقد دل سے فساد و بد امنی روکنے کی خواہشمند ہوں۔ ورنہ کوئی تجویز اور علاج سود مند نہیں

## ایک مبشر خواب

خواب میں دیکھتی ہوں کہ رات کا وقت ہے اچانک اسطرح معلوم ہوتا ہے۔ گویا آسمان سے عذاب نازل ہونے لگا ہے سخت زلزلہ آیا ہے اور آسمان پر سرخ رنگ کے بادل سے چھا گئے ہیں جو بہت زیادہ گھنے نہیں ہیں اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ سرخ رنگ کی آندھی آئی ہے اور تمام غبار آسمان پر چڑھ گیا ہے تمام لوگ پریشان ہو رہے ہیں اور سخت تشویش اور اضطراب کی حالت میں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے ہیں اور کچھ گھروں سے باہر نکلکر ادھر ادھر دیوانوں کی طرح بھاگ رہے ہیں کچھ زور زور سے رو رہے اور چیخ رہے ہیں اور بعض اونچی اونچی آوازوں میں دعائیں پڑھتے ہیں ہمارے گھر کے اکثر افراد بھی چھت پر چڑھ گئے ہیں اور ہماری نظریں آسمان کی طرف ہیں ہم آگ کے بنے ہوئے ہوائی جہاز دیکھتے ہیں جو نہایت تیزی سے ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہیں اور ان سے آگ کے شعلے گر رہے ہیں میں اس وقت اسطرح محسوس کرتی ہوں گویا ہمارے دم گھٹ رہے ہیں ہم سخت تکلیف کی حالت میں ہیں اور گویا ہم بھی ایسے عذاب کی لپیٹ میں آ چکے ہیں کہ اب بچنا مشکل ہے لیکن پھر اچانک میرے دماغ میں خیال آتا ہے اور میں انہیں جو میرے پاس کھڑے ہیں۔ کہتی ہوں کہ ہم تو اللہ تعالےٰ کے پیارے مسیح پر ایمان لائے ہیں اللہ تعالےٰ ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ یہ عذاب ساری دنیا پر نازل ہوا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ہمیں بچائیگا اگر ہمارے لئے ایسے حالات پیدا نہ ہوئے تو دنیا ایک نشان کس طرح دیکھتی اللہ تعالےٰ نے یہ سب کچھ معجزہ اور نشان قائم کرنے کیلئے کیا ہے میں یہ الفاظ کہتی ہوں تو فوراً میری آنکھ کھل جاتی ہے اور اس وقت میری زبان پر یہ دعا ہے۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ...

## راولپنڈی کے مسلمانوں پر اجتماعی جرمانہ

### عنقریب منسوخ کردیا جائے گا

لاہور ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع راولپنڈی کے مسلمانوں پر ۳ لاکھ روپے کا جو اجتماعی جرمانہ عائد کیا گیا تھا اب اس کی تنسیخ کے احکام جاری ہونے والے ہیں

ضلع راولپنڈی کے مسلمانوں سے جو جرمانہ وصول کیا گیا تھا اب اسے ایک تعلیمی فنڈ میں تبدیل کر دیا جائیگا۔ جو طلبہ اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے پاکستان سے باہر جانے کے خواہاں ہوں گے۔ انہیں اس فنڈ سے زرامداد مہیا کیا جائے گا۔

## کوئٹہ۔ کراچی ملتان اور راولپنڈی ڈویژنوں

### میں گاڑیاں کم کردی گئیں

لاہور ۲۵ ستمبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے یہ بیان جاری کیا گیا ہے کہ کوئلہ کی شدید قلت کی وجہ سے کوئٹہ، کراچی، ملتان اور راولپنڈی کے ڈویژنوں میں ۷۵ فی صدی گاڑیاں بند کردی گئی ہیں۔ مشرقی پنجاب سے ۲ ستمبر سے کوئی گاڑی نہیں آ رہی لاہور سے دہلی جانے والی ۸ ڈاؤن گاڑی بھی منسوخ کردی گئی ہے

## ملیریا کی وارداتیں زیادہ نہیں ہونگی

لاہور ۲۵ ستمبر۔ صحت عامہ کے ماہرین کے تیار کردہ سالانہ تخمینے سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی پنجاب کے اضلاع میں ملیریا کی وارداتیں کم ہوں گی۔ کیونکہ جولائی اور اگست میں بارشیں کم ہوئی ہیں۔

## مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان

### فضائی آمدورفت

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ اورینٹ ایرویز نے اعلان کیا ہے کہ حکومت پاکستان نے ڈھاکہ اور کراچی کے درمیان دونوں جانب ہفتہ میں تین بار مسافر اور ڈاک سروس چلانے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ نئی فضائی شاہراہ جو اکتوبر کے آغاز میں شروع ہو جائے گی۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کو ملحق کردے گی۔

## یوپی کے زمینداروں سے زمینیں لے کر

### پناہ گزینوں کو آباد کیا جائے گا

لکھنؤ ۲۵ ستمبر۔ کل سول سیکرٹریٹ میں وزیراعظم یوپی پنڈت گووند ولبھ پنت کی صدارت میں یوپی کابینہ نے پناہ گزینوں کی امداد اور صوبہ کے امن اور قانون پر اس کے ردعمل پر غور کیا اور پناہ گزینوں کی نقل و حرکت پر نگرانی رکھنے کے لئے ایک محکمانہ آرڈیننس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ان زمینوں کو تصرف میں لانے کیلئے قانون بنایا جائے جن پر زمیندار یا تعلقدار کاشت نہیں کررہے۔ یہ زمینیں پناہ گزینوں کو دی جائینگی۔

## منٹگمری لائلپور سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے اضلاع میں ۱۱ لاکھ ہزار مسلمان

### آباد کئے گئے۔ تقریباً دس لاکھ غیر مسلم ان اضلاع کو خیرباد کہہ چکے ہیں

لاہور ۲۵ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعے مغربی پنجاب کے بعض اضلاع میں مشرقی پنجاب سے آنے والے مسلمان پناہ گزینوں کی تعداد کا تخمینہ بتایا گیا ہے:۔

منٹگمری۔ لائل پور سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے اضلاع سے غیر مسلم سب سے زیادہ تعداد میں نکلے ہیں۔ منٹگمری سے تین لاکھ پچیس ہزار غیر مسلم چلے گئے اور اس ضلع میں ساڑھے چار لاکھ مسلمان پناہ گزین آباد کئے گئے ہیں۔ ضلع لائلپور سے پونے دو لاکھ غیر مسلم گئے ہیں اور یہاں ساڑھے تین لاکھ مسلمان پناہ گزین آباد کئے گئے۔ ساڑھے تین لاکھ غیر مسلم ضلع شیخوپورہ چھوڑ گئے ہیں اور ابھی تک یہاں ڈیڑھ لاکھ مسلمان آباد کئے جا چکے ہیں۔ سیالکوٹ سے ڈیڑھ لاکھ غیر مسلم چلے گئے۔ اور یہاں دو لاکھ بیس ہزار مسلمان پناہ گزین بسائے گئے۔



## مغربی پنجاب کی حالت کے متعلق سرکاری بیان

لاہور ۲۵ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق کل کاموں کی ریلوے سٹیشن پر غیر مسلم پناہ گزینوں کی ٹرین پر جو حملہ ہوا۔ اس میں تین سو سے زیادہ اشخاص ہلاک اور تقریباً اتنے ہی زخمی ہوئے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ:۔

پاکستان آنے والے مسلمان پناہ گزینوں کی سپیشل گاڑیوں پر مشرقی پنجاب میں مسلسل حملوں کے باعث مغربی پنجاب میں اضطراب و بے چینی۔ ضلع گوجرانوالہ میں غیر مسلم پناہ گزینوں پر حملہ کا باعث بنی اور جہلم میں بھی اکا دکا حملوں کی وارداتیں ہوئیں۔ دیگر اضلاع میں امن رہا۔

## لاہور میں ۱۳۱ اشخاص ہیضہ سے لقمہ اجل ہو چکے ہیں

لاہور ۲۵ ستمبر۔ ۱۰ ستمبر سے آج تک لاہور میں ہیضہ کی ۱۹۷ وارداتیں ہوئیں۔ جن میں ۱۳۱ مہلک ثابت ہوئیں۔ ۱۰ وارداتوں اور اموات کے تناسب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال ہیضے نے شدید صورت اختیار نہیں کی۔ کل ۱۴ وارداتوں میں سے تین اموات واقع ہوئیں۔

لاہور میں ہیضے کی وبا مشرقی پنجاب سے آنے والے پناہ گزینوں کی آمد کے بعد پھیلی ہے معلوم ہوا ہے کہ آج تک لاہور میں ۸۰۵ ،۱۵ اشخاص کو ہیضے کے ٹیکے لگائے گئے ہیں۔

## اونی کپڑے اور چارپائیوں کی فوری ضرورت ہے

لاہور ۲۵ ستمبر۔ میاں امیرالدین میئر لاہور کارپوریشن نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مسلمان پناہ گزینوں کے لئے اونی کپڑے اور ایک ہزار چارپائیاں دیں۔ ہندوستان سے بے شمار مسلمان پناہ گزین زخمی حالت میں پاکستان پہنچے ہیں۔ ان مجروحین کو فوری طبی امداد اور کپڑوں اور بستروں کی ضرورت ہے۔ ہسپتال میں سامان کی بہت قلت ہے۔ اس لئے مجروحین کی مشکلات کے ازالہ کے لئے وسیع انتظامات کرنے لازمی ہیں۔

## کیا خان عبدالغفار کانگرس سے علیحدہ ہو گئے ہیں؟

پشاور ۲۵ ستمبر۔ سرحد کے کانگرسی لیڈر خان عبدالغفار نے کانگرس سے قطع تعلق کرنے کا غیر رسمی اعلان کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے سرخپوش تحریک کے ارکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ آئندہ سرحدی گاندھی۔ آشرم۔ بندے ماترم۔ جے ہند۔ نمستے وغیرہ کے الفاظ استعمال نہ کیا کریں۔

## امرتسر میں تین ہزار مسلمان جاں بحق ہوئے

### بی بی سی کا اعلان

لاہور ۲۶ ستمبر۔ کل رات بی بی سی (لندن) ریڈیو نے اعلان کیا کہ امرتسر میں مسلمان پناہ گزینوں کی جس ٹرین پر سکھوں نے حملہ کیا تھا اس میں تین ہزار مسلمان شہید ہوئے یا لاپتہ ہیں

**بٹاویہ**۔ ۲۵ ستمبر۔ ولندیزی جزائر شرق الہند کے گورنر جنرل ڈاکٹر ہربرٹ فان مک نے کل اعلان کیا کہ انڈونیشی جمہوریہ سے ہالینڈ کی صلح کے لئے وہی شرطیں ہیں جو ولندیزی پولیس کی کارروائی شروع کرنے سے قبل پیش کی گئی تھیں۔

## سندھ کی اقتصادی زندگی کو مفلوج کرنیکی

### کوشش

کراچی ۲۵ ستمبر۔ سندھ کے وزیر اعظم ایم۔ اے کھوڑو نے ہندو تاجروں کو جو سندھ کی تجارت پر حاوی ہیں، خبردار کیا ہے کہ اگر صوبہ کی اقتصادی زندگی کو مفلوج اور معطل کرنے کی کوشش کی گئی تو حکومت اسے قطعی برداشت نہیں کرے گی۔ اگر بیوپاریوں نے تعاون کرنے سے گریز کیا تو حکومت مجبور ہو گی کہ سندھ کی اقتصادی زندگی کو منہدم ہونے سے بچائے۔ سندھ سے ہندوؤں کے اخراج نے سندھ کے اقتصادی نظام پر شدید بار ڈال دیا ہے اور حکومت نے بعض اشیاء کی درآمد بند کرنے کے لئے حکم نامہ جاری کر دیا ہے۔

## فسادات کی صورت میں قحط اور وباؤں کا

شدید خطرہ ہے سوشلسٹ لیڈر رام منوہر لوہیا کا انتباہ

نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے دہلی کے شہریوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی یونین کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ظلم و تشدد سے بچائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر تشدد فوراً بند نہ کیا گیا تو مہابھارت کی دوسری جنگ شروع ہو جائے گی جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا گلہ کاٹتا رہے گا۔ انہوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں سے درخواست کی کہ انہیں برادرکشی سے باز آجانا چاہئے

غذائی حالت کا حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر لوہیا نے کہا کہ جتنے زیادہ فسادات جاری رہیں گے اتنا ہی زیادہ قحط اور وباؤں کا خطرہ بڑھتا جائے گا۔ اور عوامی حکومت قائم کرنے اور غربت کو دور کرنے کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

## حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا مزار

پٹیالہ ۲۵ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سرہند کے قریب روضہ شریف کی حفاظت کے لئے پٹیالہ کی فوج کا مضبوط پہرہ متعین کر دیا گیا ہے

## حکومت ہند کا سرکاری اعلان

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ مسلم پناہ گزینوں کی ایک ٹرین پرسوں رات بخیریت امرتسر سے گذر کر مغربی پنجاب پہنچ گئی ہے۔ تین اور پناہ گزینوں کی ٹرینیں جو لاہور جا رہی تھیں۔ احتیاط کے طور پر ٹھہرالی گئی ہیں اور سرحد پر حفاظتی اقدامات مکمل ہونے پر روانہ کر دی جائیں گی۔ امرتسر۔ جالندھر۔ لدھیانہ اور انبالہ کے علاقوں سے کشیدگی کی اطلاعیں پہنچی ہیں۔ زیادہ تر پناہ گزینوں پر حملے کئے جاتے ہیں۔ پناہ گزینوں کے قافلوں اور ٹرینوں کو حفاظت سے نکالنے کی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

لاکھوں غیر مسلم پناہ گزین مغربی پنجاب سے پیدل چار مختلف قافلوں میں مشرقی پنجاب کے رخ چل رہے ہیں۔ فوج کے حفاظتی دستے ان کے ہمراہ ہیں۔ کپورتھلہ سے ... مسلم پناہ گزینوں کو غازی گرانہ پہنچا دیا گیا ہے۔ کڑی کلاں (لودھیانہ) سے سترہ اغوا شدہ عورتیں برآمد کی گئی ہیں۔

## مشرقی پنجاب میں اینگلو انڈین افراد سے جابرانہ سلوک

کراچی ۲۶ ستمبر۔ بہت سے اینگلو انڈین کنبے جان بچا کر مشرقی پنجاب سے لاہور پہنچ چکے ہیں۔ انہیں نہایت بربریت سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ اور جو سلوک ان کے ساتھ کیا گیا وہ نہایت جابرانہ تھا۔ مسٹر ایف۔ سی میجر صدر سندھ اینگلو انڈین ایسوسی ایشن پاکستان نے ایک اپیل میں ان تمام کنبوں کی امداد کے لئے چندہ وغیرہ جمع کرنے کی اپیل کی ہے۔ مغربی پنجاب میں ان لوگوں کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کیا گیا۔ جب لوگوں کو یہ پتہ چلا کہ یہ گبن صاحب کے آدمی ہیں تو ان کے ساتھ بہت ہی بہتر سلوک کیا گیا۔ آپ نے تمام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کی امداد کے لئے فوراً چندہ دیں۔ تمام عطیے اس پتہ پر پہنچنے چاہئیں۔ مسٹر ایف۔ سی میجر ۳ کریسنٹ کورٹ وکٹوریہ روڈ کراچی۔

## حکومت مشرقی پنجاب کا اعلان

جالندھر ۲۶ ستمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مشرقی پنجاب میں عام صورت حالات میں کافی حد تک اصلاح ہو گئی ہے۔ کانگڑہ۔ لدھیانہ، شملہ، کرنال، روہتک اور گڑگاؤں میں بھی عام صورت حالات پُرسکون ہے۔ ۲۱ ستمبر کو امرتسر میں پناہ گزینوں کی لاریوں پر حملہ کیا گیا۔ جس میں ۲۵ مسلمان شہید اور متعدد مجروح ہوئے۔ محافظ دستے نے گولی چلائی جس سے ۲۸ حملہ آور ہلاک ہو گئے۔ امرتسر میں اسی رات کو پناہ گزینوں کی ایک ٹرین پر حملہ کیا گیا۔ پرسوں امرتسر سے پچاس پچاس ہزار کے تین قافلے خیر و عافیت سے گذر گئے۔ پناہ گزینوں کا ایک اور قافلہ گورداسپور سے سلامتی کے ساتھ نکل گیا ہے۔

ضلع ہوشیار پور میں کثیر تعداد میں لٹیروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔



## سرحد میں اسلحہ بنانے کے لئے کارخانہ قائم کیا جائے گا

پشاور ۲۵ ستمبر۔ وزیر اعظم سرحد خان عبد القیوم خاں نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت سرحد مصیبت زدہ مسلمان پناہ گزینوں کی امداد کے لئے ہر ممکن امداد کر رہی ہے۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے گورنر سر جارج کننگھم کی صدارت میں ایک پراونشل کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ پیر صاحب مانکی شریف اس کمیٹی کے نائب صدر اور ڈپٹی کمشنر پشاور ارباب احمد علی خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔

غیر مسلموں کی جائیدادوں کے حصول کے متعلق نافذ شدہ آرڈی نینس کا ذکر کرتے ہوئے خان عبد القیوم خاں نے کہا کہ غیر مسلموں کے خالی کردہ مکانات اور بنگلوں کی تقسیم کے وقت حکومت پاکستان کے ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔ اور دوکانیں زیادہ تر پناہ گزینوں کو دی جائیں گی۔ اسلحہ کے لائسنس دینے کے متعلق حکومت سرحد کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ آئندہ رائفل ریوالور اور دیگر ہتھیاروں کے لائسنس پاکستان کے تمام وفادار اور قانون کا احترام کرنے والے شہریوں کو دیئے جائیں گے۔ صوبہ سرحد میں اسلحہ بنانے کے لئے ایک سرکاری فیکٹری کے قیام کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ کیونکہ اس صوبے میں ہتھیار بنانے والے کاریگروں کی بہتات ہے۔

## کابینۂ مغربی پنجاب کا طویل ترین اجلاس

لاہور ۲۵ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امرتسر میں دہلی سے آنے والے مسلمان پناہ گزینوں کی گاڑی پر حملہ کے بعد مسلمانوں کے قتل عام کی خبر لاہور میں آناً فاناً پھیل گئی۔ سیاسی کارکنوں نے مشتعل عوام کو بمشکل پرسکون کیا۔ آنریبل میاں افتخار الدین فوراً گورنمنٹ ہاؤس پہنچے۔ جہاں انہوں نے گورنر مغربی پنجاب سر فرانسس موڈی اور ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر راب لوکہارٹ سے ملاقات کی۔

بعد ازاں گورنر نے مغربی پنجاب کے کابینہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ پناہ گزینوں کے لئے قائم کردہ محکمہ کے سینئر حکام بھی شریک اجلاس ہوئے۔ رات کے گیارہ بجے تک گورنر اس اجلاس میں شریک رہے۔ بعد ازاں خان افتخار حسین آف ممدوٹ وزیر اعظم نے اجلاس کابینہ کی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ یہ اجلاس صبح تک جاری رہا۔

**لیک سیکسیس** ۲۵ ستمبر۔ آج مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اعلان کیا گیا ہے کہ کل صبح حکومت برطانیہ فلسطین کے متعلق اپنی پالیسی کی وضاحت کے لئے ایک بیان جاری کرے گی۔

## ریاست جودھپور میں مسلمان محفوظ ہیں

### وزیر اعظم سندھ کا بیان

کراچی ۲۵ ستمبر۔ مسٹر ایم اے کھوڑو وزیر اعظم سندھ نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ریاست جودھپور میں جو مسلمان ہیں۔ وہ بالکل محفوظ ہیں۔ ریاستی حکام نے اس امر کا یقین دلایا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔

## پاکستان کے ٹکٹ اور ڈاک کی اسٹیشنری اکتوبر سے ڈاکخانوں میں آ جائے گی

کراچی ۲۵ ستمبر۔ ٹکٹ جن پر 'پاکستان' لکھا ہوگا۔ چھ اکتوبر ۱۹۴۷ء سے پاکستان کے تمام ڈاکخانوں میں بکنا شروع ہو جائیں گے۔ ڈاکخانہ کی سٹیشنری اور فارم جن پر 'پاکستان' کا لفظ چھپا ہوگا۔ پاکستان کے تمام تار گھروں سے سات نومبر ۱۹۴۷ء سے بکنا شروع ہو جائیں گے۔ اس لئے سات اکتوبر سے جن لفافوں اور دوسری ڈاک کی چیزوں پر جن پر ٹکٹ چسپاں کئے جاتے ہیں پاکستان کے ٹکٹ چسپاں نہیں ہوں گے۔ وہ بیرنگ سمجھے جائیں گے۔

## قیام امن کے لئے تلقین کی جائے

### لاہور کے بشپ کی اپیل

لاہور ۲۵ ستمبر۔ لاہور کے بشپ نے تمام مذاہب کے پیشواؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہر مسجد، مندر اور گوردوارہ میں لوگوں کو یہ تلقین کریں کہ کسی مذہب میں بھی قتل و غارت جائز نہیں اور خدا ان کاموں سے خوش نہیں ہوتا تاکہ تباہی و بربادی کی تمام وارداتیں ختم ہو جائیں۔

## جنرل اسمبلی میں پاکستان کے رکن بننے کی رسم

### سر ظفر اللہ خاں تقریر کریں گے

لیک سکس ۲۵ ستمبر۔ کل رات جب مجلس اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ تو اس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ پاکستان اور یمن کو فوراً مجلس اقوام متحدہ میں شامل کرنے کی سفارش کو قبول کر لیا جائے تاکہ پاکستان کا وفد جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت کر سکے۔ رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ پاکستان کا وفد پہلی مرتبہ مجلس اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کریگا یہ رسم انتہائی سادگی سے ادا کی جائے گی۔ سب سے پہلے مجلس اقوام متحدہ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں پاکستان کے ممبر بننے پر ووٹ لئے جائیں گے۔ اس کے بعد سکرٹری جنرل مسٹر لی پاکستان کے وفد کے لیڈر سر ظفر اللہ خاں کو اس نتیجہ سے مطلع کریں گے۔ پھر اس کے بعد روشنی اور کیمروں کی دھیمی آواز کے درمیان سر محمد ظفر اللہ خاں رسمی طور پر دستخط کریں گے جب اجلاس شروع ہوگا۔ تو سر محمد ظفر اللہ خاں کو صدر دعوت دیں گے کہ وہ اپنی مقررہ جگہ پر رونق افروز ہوں۔ صاحب صدر مختصر سی تقریر میں ان کا خیر مقدم کریں گے۔ پھر ہندوستان اور انگلستان کے نمائندوں کو تقریریں کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اس کے بعد مجلس اقوام متحدہ میں پاکستان کی آواز پہلی مرتبہ سماعت افروز ہوگی۔ جب سر محمد ظفر اللہ خاں اقوام متحدہ کا شکریہ ادا کریں گے۔ اس کے بعد انہیں اور ڈیلیگیشن کے دوسرے ممبروں کو ان نشستوں تک پہنچانے کے لئے ایک فرانسیسی افسران کی رہنمائی کریں گے۔ سر ظفر اللہ جب اپنی نشست پر بیٹھ جائیں گے تو ہر ایک ملک کے وفد کا لیڈر ان کی میز پر آئیگا وہاں ان کے ساتھ ہاتھ ملائے گا اور مبارکباد دے گا۔